REGD NO. L. 5257

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۲۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ
عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل
ربوہ

یوم شنبہ ۴ ربیع الثانی ۱۳۷۸ھ

فی پرچہ ۱؎

جلد ۴۷/۱۲ | ۱۸ اخاء ۱۳۳۷ھش | ۱۸ اکتوبر ۱۹۵۸ء | نمبر ۲۴۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۶ اکتوبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:۔

"طبیعت میں کمزوری بہت ہے پچھلے سال کافی چل سکتا تھا۔ لیکن امسال ڈیڑھ فرلانگ بھی نہیں چل سکتا"۔

احباب خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ کام کرنے والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین

مختلف اضلاع میں ذخیرہ کئے ہوئے اناج کی بھاری مقدار برآمد کر لی گئی

جھنگ، چنیوٹ اور لالیاں کی میونسپل کمیٹیاں معطل

سیالکوٹ ۱۷ اکتوبر۔ علاقہ سیالکوٹ کے مارشل لاء حکام نے اپنے علاقہ کے مختلف اضلاع سے بہت بھاری مقدار میں ذخیرہ کیا ہوا اناج برآمد کیا ہے۔ علاوہ ازیں اور بھی زیادہ مقدار میں ذخیرہ اندوز اپنا چھپایا ہوا غلہ حکام کے حوالے کر رہے ہیں۔ دریں اثناء سیالکوٹ کے مارشل لاء علاقے کے پانچوں اضلاع۔ سیالکوٹ۔ گوجرانوالہ، شیخوپورہ، لائل پور اور جھنگ میں ذخیرہ کی ہوئی اجناس کی تلاش برابر جاری ہے۔ "سیکٹر سی" (علاقہ سیالکوٹ) کے نائب ناظم مارشل لاء کے ہیڈ کوارٹر سے ایک پریس نوٹ جاری ہوا ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ سیالکوٹ شہر میں محمد حنیف اور محمد نذیر کے گودام پر چھاپہ مار کر تیس ہزار روپیہ کی مالیت کا گیہوں اور چنا اور کاسٹک سوڈا برآمد کیا گیا۔ حکام نے مال پر قبضہ کر کے مجرموں کو گرفتار کر لیا۔ پریس نوٹ میں مزید بتایا گیا ہے کہ سیالکوٹ کے ذخیرہ اندوزوں نے ۲۳۱ من گیہوں اور ۱۳۶۶ من دھان رضاکارانہ طور پر حکام کے حوالے کیا ہے۔ سیالکوٹ کے علاقہ میں درآمد کی ہوئی سائیکلوں کی چور بازاری اور دھوکہ دہی کا ایک کیس بھی رجسٹر کیا گیا ہے۔ اسی طرح حافظ آباد کے محمد یوسف کی گرفتاری بھی عمل میں آئی ہے۔ اس کے قبضہ سے سیمنٹ کی ذخیرہ کی ہوئی ۵۰۰ بوریاں اور سگریٹوں کی ایک بڑی مقدار برآمد ہوئی تھی۔ اسی قسم کے الزامات کی بناء پر وزیر آباد میں تین اشخاص کو حراست میں لے لیا گیا۔ جھنگ کے گندم کے بیوپاریوں نے ۴ ہزار من گندم رضاکارانہ طور پر حکام کے حوالے کی ہے۔ جھنگ کے سب سیکٹر میں ۸ بدعنوان لوگوں اور دو سمگلروں کو گرفتار کیا گیا ہے۔ پریس نوٹ میں کہا گیا ہے کہ جھنگ کے ڈسٹرکٹ بورڈ اور میونسپل کمیٹی کو اور اسی طرح چنیوٹ اور لالیاں کی میونسپل کمیٹیوں کو بدانتظامی کی بناء پر معطل کر دیا گیا ہے اور ڈپٹی کمشنر جھنگ سے کہا گیا ہے کہ وہ ان معطل شدہ لوکل باڈیز کے معاملات کی دیکھ بھال کے لئے افسر مقرر کریں۔

تونس کی پارلیمنٹ نے متحدہ عرب جمہوریہ سے تعلقات منقطع کرنے کی توثیق کر دی

پارلیمنٹ کے اجلاس میں صدر بورقیبہ کی افتتاحی تقریر

تونس ۱۷ اکتوبر۔ تونس کی پارلیمنٹ نے ایک قرارداد منظور کی ہے جس میں متحدہ عرب جمہوریہ سے تونس کے تعلقات منقطع کرنے کی توثیق کر دی گئی ہے۔ قرارداد منظور ہونے سے پہلے اسمبلی کے اس نئے اجلاس سے صدر بورقیبہ نے خطاب کیا۔

اپنی افتتاحی تقریر میں انہوں نے کہا متحدہ عرب جمہوریہ اور تونس کے درمیان سفارتی تعلقات برقرار رہنے کی اب کوئی گنجائش باقی نہیں رہی۔ انہوں نے مزید کہا متحدہ عرب جمہوریہ روس کی کٹھ پتلی ہے اور روس اسے عرب دنیا کو اپنے زیر اثر لانے کے لئے استعمال کر رہا ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ متحدہ عرب جمہوریہ نے صالح بن یوسف کو پناہ دے کر اس سازش کا ساتھ دیا ہے جو مجھے قتل کرنے اور تونس کا تختہ الٹنے کے لئے [illegible]

ایجنسی الفضل کراچی و جہلم

ہمارے کراچی کے ایجنٹ (سید غلام شاہ صاحب) اور ہمارے جہلم کے ایجنٹ (بشارت احمد صاحب) کے ذمہ باوجود مطالبات کے الفضل کا اس قدر بقایا ہو گیا ہے کہ موجودہ حالات میں ان کے نام ایجنسی جاری نہیں رکھی جا سکتی۔ لہٰذا ہمارے جملہ احباب جو ان دونوں ایجنٹ صاحبان سے الفضل لیتے ہیں۔ اپنے لئے دوسرا ایجنٹ مقرر کرنے یا دفتر الفضل سے براہ راست الفضل منگوانے کا انتظام کریں۔

۲۲ اکتوبر کے بعد تا وصولی بقایا یہ دونوں ایجنسیاں بند کر دی جائیں گی۔ (مینیجر الفضل)

بورنیو سے ہمارے احمدی بھائی محمد شریف صاحب ٹیوبو کی ربوہ میں آمد

ربوہ ۔ بورنیو کے ہمارے احمدی بھائی مکرم محمد شریف ٹیوبو جیانگ صاحب مورخہ ۱۵ اکتوبر بروز بدھ چناب ایکسپریس سے ربوہ تشریف لائے۔ ریلوے اسٹیشن پر مکرم بشارت احمد صاحب نائب وکیل التبشیر مکرم مولوی محمد صادق صاحب سابق مبلغ سنگاپور و ملایا اور مکرم محمد عثمان صاحب چینی نے ان کا استقبال کیا۔ مکرم محمد شریف ٹیوبو صاحب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات اور مرکز سلسلہ کی زیارت سے شرف یاب ہونے کی غرض سے یہاں تشریف لائے ہیں۔ آپ ۱۹۴۱ء میں بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے تھے۔ آپ ربوہ میں ۲۴ اکتوبر تک قیام کرنے کے بعد قادیان جائیں گے۔ اور وہاں سے اپنے وطن واپس تشریف لے جائیں گے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مکرم محمد شریف ٹیوبو صاحب کا مرکز سلسلہ میں آنا مبارک کرے اور سفر و حضر میں آپ کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

درخواست دعا

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجھے کافی افاقہ ہے لیکن ابھی پسلیوں کی کمزوری اور درد کے باعث زیادہ چلنا پھرنا مشکل ہے۔ نیز نزلہ و خون میں بعض اور عوارض بھی پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ احباب سے درد مندانہ درخواست ہے کہ دعا فرمائیں تا اللہ تعالیٰ کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار ابوالعطاء جالندھری

قاہرہ میں تونس کا سفارت خانہ بند

تونس ۱۷ اکتوبر۔ تونس کی حکومت آج سے قاہرہ میں اپنا سفارت خانہ بند کر رہی ہے۔ تونس کی حکومت نے متحدہ عرب جمہوریہ سے

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۸ اکتوبر

الا بذکر اللہ تطمئن القلوب

ہم نے ایک قریب کی اشاعت میں پنج بنائے اسلام کلمہ شہادت۔ نماز روزہ۔ حج اور زکوٰۃ کو ایک مسلمان کا لباس بتایا ہے۔ اور بتایا ہے کہ ایک مسلمان جو ان فرائض میں سے کسی ایک سے بھی عاری ہے وہ مکمل مسلمان نہیں کہلا سکتا۔ اور جس طرح لباس کے بغیر انسان کا جسم عریاں ہوتا ہے۔ اسی طرح ان پنج بنائے اسلام کے بغیر ایک مسلمان عریاں ہوتا ہے۔ اس لئے مسلمان کہلانے کے لئے کم سے کم ان فرائض کی ادائیگی لازمی ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جو مسلمان ان فرائض کی ادائیگی میں باقاعدہ ہے۔ وہ پورا مسلمان بن جاتا ہے۔ اور اسکو ترقی کی کوئی ضرورت نہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ ان عبادات میں باقاعدگی صرف ہمیں مسلمان کہلانے کا حقدار بناتی ہے۔ ورنہ خدا تعالےٰ کا صحیح بندہ بننے کے لئے پنجگانہ بنائے اسلام صرف مشق اور راہنمائی کی حیثیت رکھتے ہیں۔ جیسا کہ ہم نے پہلے بھی کہا ہے۔ اکثر مسلمان ان ارکان پر عمل کر کے سمجھنے لگتے ہیں۔ کہ وہ بڑے نیک بن گئے ہیں۔ اور اس طرح گویا وہ اللہ تعالےٰ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر احسان کر رہے ہیں۔ حالانکہ ان ارکان کی ادائیگی میں باقاعدگی صحیح مسلمان بننے کے لئے صرف آغاز ہی ہوتی ہے۔

جو لوگ قرآن کریم کا غور سے مطالعہ کرتے ہیں وہ دیکھتے ہیں کہ صرف اتنا کہنا کہ اشھد ان لا الٰہ الا اللہ اور اشھد ان محمداً رسول اللہ ایمان کو مضبوط کرنے کے لئے کافی نہیں ہے۔ بلکہ قرآن مجید میں آتا ہے۔ کہ حقیقی مسلمان وہ بنتے ہیں جو ہر وقت، اٹھتے بیٹھتے۔ چلتے پھرتے۔ لیٹے پہلو بدلتے اللہ تعالےٰ کے ذکر میں مصروف رہتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

الذین یذکرون اللہ قیاماً و قعوداً و علیٰ جنوبھم و یتفکرون فی خلق السمٰوات والارض۔ (آل عمران ۱۰۵)

اس سے ظاہر ہے کہ ایک سچے مسلمان کی زندگی کیسی ہوتی ہے۔ اس کے ہر فعل پر صبغۃ اللہ چڑھا ہوتا ہے جیسا کہ پنجابی میں کہتے ہیں

"ہتھ کار ول دل یار ول"

یعنے ہاتھ پاؤں وغیرہ تو دنیا کے کاموں میں مصروف ہوتے ہیں۔ لیکن دل ذکر الٰہی کر رہا ہوتا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جو ہر کام کے لئے دعا تجویز فرمائی ہے۔ اس میں یہی بھید ہے کہ کوئی کام ہو کتنا بھی بظاہر دنیوی ہو اسکو کرتے وقت انسان اللہ تعالےٰ کو فراموش نہ کرے۔ اور اپنی خداداد قوتوں کو پوری پوری طرح استعمال کرنے کے ساتھ ساتھ اللہ تعالےٰ کے حضور دست بدعا رہے۔ تاکہ وہ کام بابرکت ہو۔ پھر ذکر الٰہی کا جو عظیم ترین فائدہ ہے۔ وہ اللہ تعالےٰ نے خود ہی بتا دیا ہے یعنے الذین امنوا و تطمئن قلوبھم بذکر اللہ الا بذکر اللہ تطمئن القلوب۔

قرآن مجید میں الفاظ کی ترتیب بدل کر ایک ہی بات کو دہرانے سے ظاہر ہے۔ کہ ذکر الٰہی کتنا ضروری ہے کسی موقعہ پر کلمہ شہادت پڑھنا بھی ذکر الٰہی میں شامل ہے۔ لیکن حقیقی تقوےٰ کا مقام اسی وقت حاصل ہو سکتا ہے۔ جبکہ انسان ذکر الٰہی میں ہر وقت مصروف رہے۔

یہی بات نماز کے متعلق بھی سمجھ لو۔ نماز بھی دراصل ایک اعلیٰ قسم کا ذکر الٰہی ہی ہے۔ لیکن صرف فرض نماز ہی کافی نہیں ہے۔ بلکہ حقیقی تقوےٰ کو تقویت دینے کے لئے اللہ تعالےٰ نے نفل نماز بھی رکھی ہے۔ نفل نمازوں میں سے تہجد کی نماز کا اللہ تعالےٰ نے خاص طور پر ذکر کیا ہے۔ بے شک جو لوگ فرض نماز باقاعدگی سے ادا کرتے ہیں۔ اور اس طرح ادا کرتے ہیں۔ جس طرح حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں آیا ہے کہ جیسے تم اللہ تعالےٰ کو دیکھ رہے ہو۔ یا کم از کم یہ یقین ہو کہ وہ تم کو دیکھ رہا ہے۔ اس طریق احسان سے اگر پنجگانہ نماز ادا کی جائے۔ تو بے شک یہ بہت اچھا کام ہے۔ اور انسان کو بڑی حد تک برائیوں سے بچا سکتی ہے۔ لیکن تقوےٰ کا کمال حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ ہم تہجد کے نفل بھی خشوع و خضوع سے پڑھیں پنجگانہ نماز اپنے لئے بھی اور درود شریف کے ساتھ بھی یاد الٰہی کرتے رہنے کے لئے ضروری ہے۔ لیکن تہجد انسان کے ذاتی تزکیہ نفس کے لئے بہترین آسمانی نسخہ ہے۔ اگر انسان روحانی مدارج میں ترقی کرنا چاہتا ہے۔ اور تقوےٰ کی چوٹی پر پہنچنا چاہتا ہے۔ تو اسکے لئے نفل نماز خاصکر تہجد تیر بہدف کا اثر رکھتی ہے۔

اسی طرح زکوٰۃ کا معاملہ ہے۔ زکوٰۃ میں ایک مقررہ شرح پر صاحبان نصاب اپنے مال میں سے فی سبیل اللہ شرعی لحاظ سے ادا کرنے کے پابند ہیں۔ لیکن زکوٰۃ سے انفاق کی حد بندی نہیں ہوتی بلکہ قرآن مجید کے مطالعہ سے جو بات معلوم ہوتی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ اپنی ضروریات کے علاوہ جتنا بھی فالتو مال ہو۔ وہ فی سبیل اللہ خرچ کرنا چاہیئے۔ البتہ اس میں انسان کو یہ دیکھنا بھی ضروری ہے۔ کہ وہ اپنا اتنا مال نہ صرف کر دے۔ کہ بعد میں خود دوسروں کا محتاج ہو جائے۔ اپنی نیک کمائی میں سے اس کے نفس کا بھی حق ہے۔ اور پہلا حق ہے۔ اسی لئے اللہ تعالےٰ نے زکوٰۃ کے لئے نصاب کی موجودگی ضروری بتائی ہے۔ لیکن عام انفاق کی کوئی حد مقرر نہیں زکوٰۃ کے علاوہ بھی انفاق اگر قدرت ہو تو تقوےٰ کے لئے نہایت ضروری ہے۔ ویسے جو لوگ زکوٰۃ کے مقررہ نصاب کی شرط پوری نہیں کرتے عام انفاق میں اپنے حالات کے مطابق وہ بھی حصہ لے سکتے ہیں۔ اگر ایک پیسہ کی توفیق ہو۔ تو ایسے ایک پیسہ کی بھی اللہ تعالےٰ کے نزدیک بڑی قیمت ہے۔

اسی طرح فرض روزہ کے علاوہ نفلی روزے بھی ضروری ہیں۔ اسی طرح حج کے علاوہ بشرط استطاعت عمرہ کی ادائیگی بھی بڑے ثواب کا باعث ہے۔

ثواب کے متعلق بھی ایک بات قابل غور ہے۔ بعض لوگ شاید یہ خیال کرتے ہیں کہ ثواب کوئی خیالی چیز ہے۔ حالانکہ یہ ایک ٹھوس حقیقت ہے۔ ہر نیک و بد کام جو انسان کرتا ہے۔ انسان کی طبیعت میں اس کا ایک ریکارڈ رہتا ہے۔ قرآن کریم نے تو اس کو کئی پیرایوں سے بیان فرمایا ہے علامہ اقبال مرحوم بھی یہی کہتے ہیں کہ

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی بڑی وضاحتوں سے اس حقیقت پر روشنی ڈالی ہے۔ کہ بعد الموت کی زندگی دراصل اس زندگی کا تسلسل ہے۔ جنت یا دوزخ کا آغاز اسی دنیا میں ہو جاتا ہے۔ جو لوگ زیادہ ثواب کے کام کرتے ہیں۔ ان کی زندگی اسی دنیا میں جنت کی زندگی ہوتی ہے۔

من خاف مقام ربہ جنتان

جیسا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے جنتان کے معنے دو جنتیں اسی وجہ سے ہیں کہ نیک انسان کو ایک جنت اس دنیا میں ملتی ہے۔ اور دوسری جنت آئندہ زندگی میں ملے گی۔ جو دراصل اس دنیا کی جنت کے تسلسل میں ہوگی۔ ورنہ جو اس دنیا میں اندھا ہے۔ وہ اس دنیا میں بھی اندھا رہیگا

الغرض پنج بنائے اسلام دراصل اس جنت کی بنیادیں ہیں۔ جو اللہ تعالےٰ کی عبادت سے انسان نیک اعمال کے مصالح سے اس دنیا میں تعمیر کرتا ہے اور جو دوسری دنیا میں بھی اس کو ملتی ہے۔ یہی بات ہے جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمائی تھی کہ اسلام حیوان سے انسان، انسان سے با اخلاق انسان اور با اخلاق انسان سے باخدا انسان بناتا ہے۔ یہی وہ جنت ہے جسکا بیج پنج بنائے اسلام ہیں۔ اور جو نفلی عبادت میں حسب توفیق بڑھتا پھولتا اور پھلتا ہے اور جس میں انسان داخل ہو کر

رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم

(رقم فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز)

(۵)

آئندہ نسلوں کے لئے رحمت

مَیں کہاں کہاں تم کو اپنے ساتھ لئے پھروں۔ مَیں نے اس عالم خیال میں بیسیوں اور مقامات کی سیر کی۔ لیکن اگر مَیں ان کیفیات کو بیان کروں تو یہ مضمون بہت لمبا ہوجائے گا۔ اس لئے اب مَیں صرف ایک اور نظارہ کو بیان کرکے اس مضمون کو ختم کرتا ہوں۔ میرے دل میں خیال آیا کہ غیبی آواز ماضی کے لئے بھی رحمت ثابت ہوئی اور حال کے لئے بھی۔ مگر اس کا معاملہ مستقبل کے ساتھ کیسا ہے۔ مَیں نے کہا آئندہ نسلیں لوگوں کو اپنی جانوں سے کم پیاری نہیں ہوتیں۔ ماں باپ خود فنا ہونے کو تیار ہوتے ہیں بشرطیکہ ان کی اولاد بچ جائے۔ بلکہ سچ پوچھو تو وہ ہر روز اپنے آپ کو اولاد کی خاطر تباہی میں ڈالتے رہتے ہیں۔ پھر ماضی اور حال کسی کو کب تسلی دے سکتے ہیں جبکہ مستقبل تاریک نظر آتا ہو جبکہ آئندہ نسلیں فلاح و کامیابی کی راہوں پر چلنے سے روک دی گئی ہوں۔ مَیں نے کہا۔ یہ نہیں ہوسکتا۔ یہ تو انسانی فطرت کے خلاف ہے کہ کوئی اپنی نسلوں کی تباہی پر راضی ہوجائے۔ اس لئے مستقبل کے متعلق تو ضرور سب مذاہب متحد ہوں گے۔ اور اس مقدس وجود سے ان کو اختلاف نہ ہوگا جو دوسرے امور میں ان سے اختلاف کرتا رہا ہے اور ان کے لئے صحیح عقیدہ یا صحیح عمل پیش کرتا رہا ہے۔ تب مَیں نے عالم خیال میں ہندو بزرگوں سے سوال کیا کہ آئندہ نسلوں کے لئے آپ میں کیا وعدے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ وید آخری اور اوّل کتاب ہے۔ اس کے بعد اور کوئی کتاب نہیں۔ مَیں نے کہا۔ مَیں تو کتاب کے متعلق سوال نہیں کرتا۔ مَیں تو یہ پوچھتا ہوں کہ جو پہلوں نے دیکھا کیا آئندہ نسلوں کے بھی اس کے دیکھنے کا امکان ہے۔ وید دوبارہ نہ نازل ہوں لیکن ویدوں نے جو عجائبات پہلے لوگوں کو دکھائے کیا ویسے ہی عجائبات پھر بھی دنیا کے لوگ دیکھیں گے اور اپنے ایمانوں کو تازہ کریں گے؟ انہوں نے کہا۔ کہ افسوس ایسا نہیں ہوسکتا۔ آخر ویدوں کے زمانہ جیسا زمانہ اب دنیا کو کس طرح مل سکتا ہے۔ مَیں نے بدھوں سے سوال کیا اور انہوں نے بھی کوئی ایسی امید نہ دلائی۔ زردشتی لوگوں نے بھی اس پرانے اچھے زمانہ کا وعدہ اپنی اولادوں کے لئے نہ دیا۔ یہود نے کہا۔ ذکریا تک تو خدا تعالےٰ کا کلام لوگوں پر اترتا رہا۔ اور اس کے معجزات لوگوں کے ایمان تازہ کرتے رہے ہیں لیکن اب ایسا نہیں ہوسکتا۔ مسیحیوں نے کہا۔ حواریوں تک تو روح القدس اترا کرتا تھا مگر اب اس نے یہ کام ترک کردیا ہے۔ مَیں نے کہا اور آئندہ نسلیں؟ کیا اب وہ محروم رہیں گی؟ کیا اب ان کے ایمانوں کو تازہ کرنے کے لئے کوئی سامان نہیں؟ انہوں نے کہا کہ افسوس اس رنگ میں اب کچھ نہیں ہوسکتا۔ مَیں حیران تھا کہ لوگ کس طرح اپنی اولادوں کو محروم کرنے پر رضامند ہوگئے اور کیوں وہ خدا تعالےٰ کے آگے نہ چلّائے کہ اگر اولاد کی محبت دی ہے تو ان کی ترقی کے سامانوں کے وعدے بھی تو کر۔ مگر مَیں نے دیکھا کہ ان لوگوں میں کوئی حِس نہ تھی۔ وہ اس پر خوش تھے کہ خدا کا کلام اور اس کے معجزات پرانے زمانہ میں ختم ہوگئے۔ گویا خدا کا کلام نعوذ باللہ کوئی لعنت تھا کہ شکر ہے اس سے اُن کی اولادوں کو نجات ملی۔ مَیں دلگیر و افسردہ ہوکر ان لوگوں کی طرف سے ہٹا اور مَیں نے کہا وہ نور بھی کیا جس کی روشنی بند ہوجائے اور وہ خدا ہی کیا جس کی جلوہ گری ماضی میں ہی ختم ہوجائے۔ کہ پھر مَیں نے اسی سوہنی پیاری دلکش آواز کو بلند ہوتے ہوئے پایا۔ پھر اسے ایک انداز دلربائی سے یہ کہتے ہوئے سُنا۔ کہ ”جو نعمت ہم نے پائی اسے اپنے تک محدود نہیں رکھا بلکہ ہمیشہ کے لئے بنی نوع انسان میں تقسیم کردیا۔ خدا تعالیٰ کی نعمتیں ماضی سے تعلق نہیں رکھتیں بلکہ وہ اسی طرح مستقبل کا بھی رب ہے۔ جس طرح ماضی کا۔ جو کوئی بھی اس سے سچا تعلق رکھے گا اس کا کلام اس پر نازل ہوگا۔ اس کے نشانات اس کے لئے ظاہر ہوں گے۔ اس کی محبت محدود نہیں۔ کہ وہ اسے گذشتہ لوگوں پر تقسیم کرچکا۔ وہ ایک غیر محدود خزانہ ہے۔ جس سے ہر زمانہ کے لوگ علیٰ قدر مراتب حصہ لیں گے۔ ہر اک جو سچے دل سے کہے گا کہ اللہ میرا رب ہے۔ اور اس تعلق پر سچے عاشقوں کی طرح قائم ہوجائیگا خدا کے فرشتے اس پر نازل ہوں گے اور اس کے رب کا پیغام اس کو آکر دیں گے۔ اور اس کی محبت بھری باتیں اس کے کان میں ڈالیں گے۔ اور غموں اور فکروں کے وقت اس کے دوش بدوش کھڑے ہوں گے۔ اور بشارت دیں گے کہ اللہ تمہارا دوست اور تمہارا مددگار ہے۔ پس کچھ فکر نہ کرو اور غم نہ کرو۔ اور الہام الٰہی کا دروازہ ہمیشہ ان کے لئے کھلا رہے گا۔ اور اُن کے عشق کو رد نہ کیا جائے گا بلکہ قبول کیا جائے گا۔ اور وہ سب درجے جو پہلوں کو ملے ہیں ان کو بھی ملیں گے۔ مَیں نے یہ بشارت سُن کر بے اختیار کہا۔ اللہ اکبر۔ یہ آواز تو آئندہ نسلوں کے لئے بھی رحمت ثابت ہوئی۔ اگر آئندہ کے لئے آسمانی نعمتوں کا دروازہ بند ہوجاتا۔ تو عاشق تو جیتے جی ہی مرجاتے۔ جن کے دل میں عشق الٰہی کی چنگاری سُلگ رہی ہے۔ انہیں جنت بھی اسی لئے اچھی لگتی ہے کہ اس میں معشوقِ ازلی کا قرب نصیب ہوگا۔ ورنہ انار اور انگور ان کے لئے کوئی دلکشی کا سامان نہیں رکھتے۔ اگر قرب سے ہی ان کو محروم کیا جانا تھا جیسے کہ دوسرے لوگ کہتے ہیں تو ان لوگوں

کلمات طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

بدقسمت ہیں وہ لوگ جو اللہ تعالےٰ کی ہستی پر یقین نہیں رکھتے

”خوب یاد رکھو اور دل سے سنو اور دل میں جگہ دو۔ کہ اللہ تعالیٰ جیسا کہ اس نے اپنی کتاب قرآن کریم میں اپنے وجود اور توحید کو پُر زور اور آسان دلائل سے ثابت کیا ہے۔ ایک برتر ہستی اور نور ہے۔ وہ لوگ جو اس زبردست ہستی کی قدرتوں اور عجائبات کو دیکھتے ہوئے بھی اس کے وجود میں شکوک ظاہر کرتے اور شبہ کرتے ہیں سچ جانو بڑے ہی بدقسمت ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے اپنی زبردست ہستی اور مقتدر وجود کے اثبات کے متعلق ہی فرمایا ہے۔ اَفِی اللّٰہِ شَکٌّ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ کیا اللہ کے وجود میں بھی شک ہوسکتا ہے جو زمین و آسمان کا پیدا کرنے والا ہے۔ دیکھو یہ تو بڑی سیدھی اور صاف بات ہے کہ ایک مصنوع کو دیکھ کر صانع کو ماننا پڑتا ہے۔ ایک عمدہ جوتے یا صندوق کو دیکھ کر اس کے بنانے والے کی ضرورت کا معاً اعتراف کرنا پڑتا ہے۔ پھر تعجب پر تعجب ہے کہ اللہ تعالےٰ کی ہستی میں کیونکر انکار کی گنجائش ہوسکتی ہے۔ ایسے صانع کے وجود کا کیونکر انکار ہوسکتا ہے جس کے ہزارہا عجائبات سے زمین و آسمان پُر ہیں۔ پس یقیناً سمجھ لو کہ قدرت کے ان عجائبات اور صنعتوں کو دیکھ کر بھی جن میں انسانی ہاتھ۔ انسانی عقل و دماغ کا کام نہیں۔ اگر کوئی بے وقوف خدا کی ہستی اور وجود میں شک لائے تو وہ بدقسمت انسان شیطان کے پنجہ میں گرفتار ہے اور اس کو استغفار کرنا چاہیئے۔ خدا کی ہستی کا انکار دلیل اور رؤیت کی بناء پر نہیں بلکہ اللہ جلّشانہٗ کی ہستی کا انکار کرنا باوجود مشاہدہ کرنے اس کی قدرتوں اور عجائبات مخلوقات اور مصنوعات کے جو زمین و آسمان میں بھرے پڑے ہیں بڑی ہی نابینائی ہے۔

نابینائی کی دو قسمیں ہیں۔ ایک آنکھ کی نابینائی اور دوسری دل کی۔ آنکھوں کی نابینائی کا اثر ایمان پر کچھ نہیں ہوتا۔ مگر دل کی نابینائی کا اثر ایمان پر پڑتا ہے اسلئے یہ ضروری اور بہت ضروری ہے کہ ہر ایک شخص اللہ تعالےٰ سے پورے تذلل اور انکسار کے ساتھ ہر وقت دعا مانگتا رہے۔ کہ وہ اُسے سچی معرفت اور حقیقی بصیرت اور بینائی عطا کرے۔ اور شیطان کے وساوس سے محفوظ رکھے۔“

(ملفوظات ص۵۰۔۵۱)

گئے نئے پیدا ہونا یا نہ ہونا برابر تھا۔ پس مبارک وہ۔ جس نے آئندہ نسلوں کو بھی امید سے محروم نہ کیا۔ اور عاشقوں کو معشوق کے وصال کی خوشخبری سنا کر ہمیشہ کے لئے اپنا دعا گو بنا لیا۔ مگر اب تو میرے دل سے ایک بہت ہی درد بھری آہ نکلی۔ اور میں نے کہا کہ ان تیرہ صدیوں۔ ناقابل قدر تیرہ صدیوں کے لئے جن کو ماضی کی مہر نے بالکل ہی عبور کے قابل نہیں چھوڑا طے کرنے کا کوئی راستہ نہیں۔ کیا میرے اور میرے محبوب کے درمیان ایسی سدِ سکندری حائل ہے جس کو توڑنا بالکل ناممکن ہے؟ کیا اس مایوسی کی تاریکی کو امید کی کوئی کرن بھی نہیں پھاڑتی

میں انتہائی کرب میں تھا کہ مجھے ایک اور آواز سنائی دی۔ ایسی قریب کہ اس کے قرب کا اندازہ لگانا مشکل ہے۔ کیونکہ وہ میری رگ گردن سے بھی زیادہ قریب تھی۔ اور اس نے کہا "افسوس نہ کر میری طرف دیکھ۔ جو چیز تیرے لئے ماضی ہے۔ میرے لئے حال ہے بےشک کمزور انسان ماضی کو ناقابل وصول سمجھتا ہے اور سمجھتا رہا ہے۔ لیکن میرے سامنے ماضی اور مستقبل سب ایک سے ہیں جس وجود کو تو دیکھنا چاہتا ہے۔ میں نے اس کے ماضی کو مستقبل سے بدل دیا ہے میری طرف سیدھا چلا آ۔ تو اس کو میرے قرب میں میری جنت کے اعلےٰ مقامات میں میرے کوثر کے کنارے پر اسی طرح میری نعمتیں تقسیم کرتا ہوا پائے گا۔ جس طرح تیرہ صدیاں گزریں۔ دنیا کے لوگوں نے اسے ہر قسم کی نعمتیں تقسیم کرتے ہوئے پایا ہوا تھا۔ کیوں وہ سب کے لئے رحمت نہ ہو۔ کہ میں نے اسے پیدا ہی تقسیم کے کام کے لئے کیا تھا تبھی تو وہ ابو القاسم کہلایا۔ اور تبھی تو اس نے منع کیا۔ کہ کوئی شخص اس کی کنیت کو اختیار نہ کرے۔

میں نے کہا۔ اے میرے دل میں بولنے والے۔ میں تیرے ازلی حسن پر قربان۔ بےشک میرا محمد رحمۃ للعالمین ہے لیکن تو رب العالمین ہے۔ تیری رحمت کے قربان۔ ماضی کے ایک منٹ کو کوئی واپس نہیں لا سکتا۔ لیکن تو نے تیرہ صدیوں کے ماضی کو مستقبل بنا دیا ہے۔ اور وہ جسے ہم خیال کرتے تھے کہ پیچھے چھوڑ آئے ہیں۔ اس کی آئندہ ملاقات کا وعدہ دلایا اے میرے محمدؐ کے معشوق آ۔ میرے دل میں بھی گھر کر لے۔ تیرا حسن سب سے بالا ہے۔ تیری شان سب سے نرالی ہے

اور یہ کہتے ہوئے میری ایک آنکھ سے ایک آنسو نکل پڑا وہ میرے رخسارے پر ڈھلکا ہی تھا کہ میری ایک بیوی میرے کمرہ میں داخل ہوئی۔ میں نے عشق کا راز فاش ہونے کے خوف سے جھٹ وہ آنسو پونچھ دیا۔ ورنہ نہ معلوم اس کے کتنے اور ساتھی اس کے پیچھے چلے آتے۔

آڈیٹر کی ضرورت

صدر انجمن احمدیہ کے نائب آڈیٹر کی خالی آسامی کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں امیدوار کا گریجوایٹ ہونا ضروری ہے۔ بی کام یا اکونٹس سے واقف کو ترجیح دی جائیگی مرکز سلسلہ میں رہنے کے خواہشمند نوجوانوں کے لئے بہت اچھا موقع ہے۔ صدر انجمن احمدیہ کے کارکنان کو پنشن اور پراویڈنٹ فنڈ کی سہولتیں میسر ہیں۔ درخواستیں معہ نقول سرٹیفکیٹس و تصدیق از مقامی جماعت مجھے بھجوائی جائیں۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جائے گی۔

(ناظر اعلےٰ۔ صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

(۱) تین سال سے میرے بھائی جان مکرم مولوی محمد سلیم صاحب مبلغ سلسلہ کلکتہ میں بیمار ہیں۔ بھائیوں اور بہنوں اور درویشان قادیان سے اُن کی صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔ (سلیمہ عنایت چوبرجی کوارٹرز ۱۸۸ ڈی — لاہور)

(۲) میری والدہ صاحبہ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحابیہ ہیں ایک عرصے سے بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان سے دعا کی درخواست ہے۔

(رشیدہ ناصرہ ۔۔ سہگل اسٹریٹ۔ شام نگر لاہور)

(۳) میرا چھوٹا لڑکا عزیزم محمود الہیٰ بوجہ فالج بہت بیمار ہے۔ اس کی صحت یابی کے لئے احباب دعا فرمائیں۔ (کرم الہیٰ کلرک سی ایم اے ۔ لاہور)

(۴) میرا بھتیجا ملک منور احمد کئی دنوں سے لاہور میں بیمار ہے۔ احباب کی خدمت میں اسکی شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے

(خاکسار محمد شفیع نوشہروی ادارۃ المصنفین ربوہ)

اذکروا موتٰکم بالخیر

محترمہ اہلیہ مرحومہ خانصاحب نعمت اللہ خاں صاحب مرحوم برج انسپکٹر

محترمہ بیگم صاحبہ جناب خانصاحب نعمت اللہ خاں صاحب مرحوم ۲۷ مئی ۱۹۵۸ء کو لقضائے الٰہی وفات پاگئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ مغفورہ نہایت مخلص اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ساتھ والہانہ محبت رکھنے والی خاتون تھی۔ ان کے منجھلے لڑکے شیخ قدرت اللہ صاحب برج انسپکٹر معال کوئٹہ نے ان کے کچھ حالات لکھے ہیں۔ جو اذکروا موتٰکم بالخیر کے مطابق درج ذیل کئے جاتے ہیں۔

(ایس۔ ایم۔ عبد اللہ باگوداسکرٹری امور عامہ جماعت احمدیہ وزیر آباد)

والد صاحب مرحوم کے بعد آپ پندرہ [15] سال زندہ رہیں۔ اور قریباً سارا وقت میرے پاس ہی رہیں۔ اس سے خدمت کا موقعہ بھی مجھے ہی زیادہ ملا۔ الحمد للہ

نام برکت بی بی تھا۔ گجرات میں پیدا ہوئیں اور وہاں کے شیخ خاندان سے تعلق رکھتی تھیں۔ آپ کے والد صاحب مرحوم بھی احمدی تھے۔ اور ہمارے والد صاحب کی معرفت احمدیت میں داخل ہوئے تھے۔ شادی ۱۹۱۳ء میں ہوئی۔ بیعت ۱۹۲۳ء میں کی اور وصیت ۱۹۳۷ء میں کی۔

خانصاحب مرحوم اکثر فرمایا کرتے تھے کہ جماعت کی خدمات میں جہاں تک مالی قربانی کا تعلق ہے۔ میری بیوی نے میری ہمیشہ مدد کی۔ جہاں تک خانصاحب مرحوم کی خدمات کا تعلق ہے وہ تو اسی سے ظاہر ہے۔ کہ انہوں نے بیعت گو حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر کی۔ مگر حضور کی خاص شفقت اور کرم نوازی کی وجہ سے اُن کو قطعہ خاص مقبرہ بہشتی میں جگہ ملی۔ خانصاحب مرحوم باوجود پنجابی ہونے کے صوبہ سندھ کے کئی سال تک پراونشل امیر رہے۔ برج کے محکمہ میں انہوں نے ہمیشہ علیحدہ جماعت قائم رکھی۔ جو کہ آج تک چلی آرہی ہے آخری سالوں میں کچھ بڑھاپے کی وجہ سے اور کچھ مصروفیات بڑھ جانے کی وجہ سے خود باہر اصلاح وارشاد کے لئے نہ جا سکتے تھے۔ تو پھر انہوں نے اپنی جیب سے تنخواہ پر ایک دیہاتی مربی لگائے رکھے۔

والدہ مرحومہ گو اَن پڑھ تھیں۔ مگر دوسروں سے سلسلہ کی کتب سننے کا شوق رکھتی تھیں اور لجنہ کے اجلاس میں بھی ضرور شریک ہوتیں جلسہ سالانہ پر باقاعدہ جاتی رہیں۔ صرف ۱۹۵۷ء کے جلسہ سالانہ پر سخت علالت کی وجہ سے نہ جا سکیں۔ پچھلے چند سالوں سے چل پھر نہ سکتی تھیں اور ربوہ جانے کے بعد جلسہ گاہ بھی نہ جا سکتی تھیں۔ مگر اس کے باوجود وہ جلسہ پر ربوہ جانے کے لئے اصرار کرتی تھیں۔ کہ جاؤں گی ضرور

مہمان نوازی کا خاص شوق تھا۔ خاص پر احمدی مہمانوں کی خدمت کر کے خوش ہوتیں۔ ہمارے پاس ایک عرف مغلا احمدی تھے۔ وہ مزدوری کرتے تھے۔ کبھی ہیڈ کوارٹر پر آتے اماں جی کو علم ہو جاتا۔ کہ وہ آئے ہوئے ہیں۔ تو خاص طور پر پیغام بھیجکر کہلا بھیجتیں کہ روٹی میرے ہاں آکر کھائیں۔

فوت ہونے سے کچھ دن پہلے ان کی حالت اچھی تھی۔ مگر ایسے معلوم ہوتا کہ جیسے ان کو علم تھا۔ کہ ان کا وقت آیا ہوا ہے۔ اس لئے انہوں نے علاوہ وصیت ادا کرنے کے غیر ممالک کی مساجد میں ۳۰۰/- روپیہ ادا کرنے کو کہا۔ اور زندگی میں ہی مجھ سے حضور کو ۱۰۰/- نذرانہ بھیجنے کو کہا۔ مگر جس دن انہوں نے کہا۔ اس دن ہی وہ سخت علیل ہوگئیں۔ اس لئے بھاگ دوڑ میں نہ بھیج سکا۔ جو وفات کے بعد بھجوا دیا گیا۔ صدقہ میں ان کو خاص یقین تھا اور صدقہ اکثر کراتی رہتی تھیں۔ وفات سے ایک ہفتہ پہلے ایک بکرا صدقہ دیا۔

وفات سے ایک رات قبل میری بیوی کو کہنے لگیں کہ آج رات مت سونا۔ پھر تم نے سونا ہی سونا ہے۔ وفات سے چند گھنٹے پہلے میری بیوی کو کہنے لگیں کہ لوگ تو ایسے وقت پر قرآن شریف پڑھتے ہیں۔ تم کیوں نہیں پڑھتی اس کے بعد ڈاکٹر نے ان کو نیند آور ٹیکہ لگایا جس سے وہ سوگئیں اور کوئی ۲ گھنٹے کے بعد اٹھیں اور دو یا تین سانس لئے اور ۲۷ مئی صبح ۲ بجے صبح فوت ہوگئیں۔ آپ نے علاوہ پوتے اور پوتیوں کے ہم تین بھائیوں کو چھوڑا ہے

اماں جی کو فی الحال سکھر میں امانتاً دفن کیا ہے اور دسمبر میں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ربوہ ان کی خواہش کے مطابق لے جانے کا ارادہ ہے احباب مرحومہ کی بلندئ درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

حیات بعد الممات ایک حقیقت ہے

(از نارمن ڈبلیو پیل ـــــ ترجمہ محمد ادریس صاحب)

جس دن مجھے والدہ کی وفات کی خبر ملی میں گرجا میں چلا گیا اور وہاں بیٹھا رہا۔ میں چاہتا تھا کہ والدہ کی موجودگی محسوس کروں۔ وہ مجھے اکثر کہا کرتی تھیں

"جب کبھی تم گرجا میں جاؤ گے تو میں تمہارے ساتھ ہوں گی"

پھر میں مطالعہ میں مصروف ہو گیا۔ میز پر ایک پرانی بائیبل رکھی ہوئی تھی۔ جسے میں ہمیشہ اپنے ساتھ لے جایا کرتا تھا۔ اس دن میں نے سکون کی خاطر کسی انجانی خواہش کے زیر اثر دونوں ہاتھ بائیبل پر رکھ دیئے۔ اور کھڑکی میں سے باہر دیکھنے لگا۔ یکایک مجھے یوں محسوس ہوا کہ ریشم جیسے ملائم اور نرم دو ہاتھ میرے سر پر دھرے ہیں۔ میری مسرت کو الفاظ میں بیان نہیں کیا جا سکتا۔

میری طبیعت متجسسانہ ہے حتیٰ کہ میں نے اس انوکھے تجربے سے بھی حقیقت پسندانہ طریق پر نپٹنے کی کوشش کی۔ میں نے حزن وملال کی وجہ سے اسے فریب نظر قرار دیا مگر مجھے اس پر یقین نہ آیا۔ اس وقت سے آج تک مجھے امی کی روحانی زندگی کی نسبت ذرا بھی شبہ نہیں ہوا۔ میرا ایمان ہے کہ ان کی روح زندہ ہے اور ہمیشہ ہمیش زندہ رہے گی۔

ابدی زندگی کی صحت اور سچائی کے بارہ میں مجھے ذرہ بھر بھی شک وشبہ نہیں۔ میرا ایمان ہے کہ جب ہم اس دار فانی سے کوچ کر جائیں گے تو اپنے اعزا واقربا کو پہچانیں گے اور ان کے ساتھ مل جائیں گے اور پھر کبھی جدا نہیں ہوں گے۔ میرا ایمان ہے کہ ہم اس دنیا کی طرح اگلے جہان میں بھی (جو اس دنیا سے الگ بہت وسیع اور رنج والم سے پاک ہو گا) ایک دوسرے کو پہچان سکیں گے۔ مجھے امید ہے کہ وہاں بھی جدوجہد زندگی ہو گی۔ کیونکہ یہ بھی رحمت ہے۔ وہاں تغیر و ترقی کا بڑھتا ہوا رجحان بھی موجود ہو گا۔ کیونکہ ترقی کی خواہش کے بغیر زندگی خطرناک طور پر نکمی ہوتی ہے

کچھ برس پیشتر ایک سائنس دان کا پیغام نظر سے گزرا تھا جس نے بغیر دلیل کے کہا تھا کہ

"انسان کی زندگی موت کے وقت شمع کی مانند بجھا دی جاتی ہے"

اس بیان کو عزت کی نگاہوں سے دیکھا گیا۔ کیونکہ مادہ پرستی کا دور دورہ تھا۔ لیکن اگر اسے اپنا بیان صحیح ثابت کرنے کو کہا جائے تو وہ ایسا نہیں کر سکتا۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ اس کے متعلق کچھ جانتا ہی نہیں۔

ہم اس لئے ابدی زندگی پر ایمان نہیں رکھتے کہ اسے ثابت کر سکتے ہیں۔ البتہ اسے ثابت کرنے کی اس لئے کوشش کرتے ہیں۔ کہ ہم اس پر ایمان لائے بغیر نہیں رہ سکتے۔ دراصل ہمارا فطری احساس مبنی بر صداقت ہے۔ اور یہی اس کی حقانیت کا عظیم ترین ثبوت ہے۔ جب خدا تعالیٰ انسانوں کو کسی خاص بات کی طرف ہدایت دینا چاہتا ہے۔ تو اس کی لگن طبیعت میں پیدا کر دیتا ہے۔ ابدی زندگی کی خواہش اتنی عالمگیر ہے کہ شاید ہی کوئی انسان اس سے انکار کر سکے۔ ہم ابدی زندگی شدت سے چاہتے ہیں۔ اور یہ احساس بہرحال انسانی زندگی کی بنیادی حقیقت کی غمازی کرتا ہے۔

اس جیسی عظیم صداقتیں خارجی ثبوت اور دلیل کے باعث نہیں۔ بلکہ اعتقاد اور وجدان کی وجہ سے مانی جاتی ہیں۔ سائنسی نقطہ نگاہ سے الہام صداقت کے معلوم کرنے کا ایک نہایت لازمی جزو ہے۔ چنانچہ برگسن نے کہا ہے کہ ہم اکثر ایسے مقام پر پہنچ جاتے ہیں جہاں ثبوت پیش کرنے سے عاجز ہوتے ہیں اور وجدان یا الہام انہیں صداقت تک پہنچا دیتا ہے۔

سائنسی تحقیقات بھی اس کی مصدق ہو رہی ہے۔ اور دنیا کا پرانا مادی نظریہ ختم ہو رہا ہے۔ سر جیمز جینز نے اعلان کیا ہے کہ "ساری دنیا تذبذب میں ہے"۔ آئن سٹائن نے ہمیں بتایا ہے کہ "مادہ توانائی میں اور توانائی مادہ میں تبدیل ہو سکتی ہے"۔ ان بیانات سے معلوم ہوتا ہے کہ سائنسدان اس حقیقت کو تسلیم کرنے لگ گئے ہیں کہ انسانی زندگی دائمی ہے۔

میں نے مسز ٹامس ایڈیسن سے اخروی زندگی کے بارہ میں اس کے خاوند کے نظریات کے متعلق پوچھا۔ تو اس نے بتایا کہ یہ نامور موجد یقین رکھتا تھا کہ واقعتاً روح ایک حقیقت ہے جو وفات کے وقت جسم سے جدا ہو جاتی ہے۔ جب ایڈیسن کی وفات کا وقت قریب تھا تو اس کے ڈاکٹر نے دیکھا کہ وہ کچھ کہنے کی کوشش کر رہا ہے ڈاکٹر اس کے اوپر جھک گیا اور اس نے واضح طور پر سنا کہ ایڈیسن کہہ رہا تھا:

"یہ جہان تو بہت خوشنما ہے"

مرنے والوں کو دیکھ کر معلوم ہوتا ہے کہ اگلے جہان میں خوبصورتی بھی ہے اور زندگی بھی۔ بے شک بعض اوقات بیماری بہت تکلیف دہ ہوتی ہے اور موت آسان نہیں ہوتی۔ لیکن ایک ڈاکٹر نے موت کے لمحہ کے متعلق کہا ہے کہ "سکون کی چادر ان پر پھیل جاتی ہے"۔

ایک نرس جس نے کئی جانوں کو قفس عنصری سے اڑتے ہوئے دیکھا ہے۔ نے مجھے بتایا کہ:

"موت کے وقت مریض ایسا اظہار کرتے ہیں کہ انہیں کچھ دکھائی دیتا ہے۔ اور اکثر ایک نرالی روشنی اور رنگ کا ذکر کرتے ہیں۔ بعض لوگ ایسے چہرے دیکھنے کا ذکر کرتے ہیں جنہیں وہ جانتے ہیں۔ اور اکثر ان کی آنکھیں حیرت کا اظہار کر رہی ہوتی ہیں"۔

میں بذات خود اپنے ایک قریب المرگ دوست کے پاس بیٹھا تھا۔ جونہی موت نے اسے آن گھیرا۔ یکایک اس نے اپنے پاس ہی بیٹھے ہوئے بیٹے کو کہنا شروع کیا "جم مجھے خوبصورت عمارتیں نظر آ رہی ہیں ان میں سے ایک میں روشنی ہے اور یہ میرے لئے ہے واقعی یہ بہت خوبصورت ہے"۔ اس کے بعد اس کا رشتہ حیات منقطع ہو گیا۔ اس کے لڑکے نے مجھے کہا "میرا باپ ایک سائنسدان تھا۔ اس نے ساری زندگی میں کوئی بات ایسی نہ کہی جو ثابت شدہ حقیقت نہ ہو۔ دیرینہ عادت یکدم تبدیل نہیں ہو سکتی۔ وہ واقعی جو کچھ دیکھ رہا تھا وہی اس نے ہمیں بتایا ہے"۔

ڈاکٹر لزلی ویدر ہیڈ جو کہ لنڈن کے گرجا میں پادری ہے کا کہنا ہے کہ وہ ایک مرتبہ ایک قریب المرگ آدمی کے بستر پر بیٹھ گیا اور اس کا ہاتھ تھام لیا۔ اغلباً میں نے اس کا ہاتھ زیادہ زور سے دبا لیا تھا۔ یکایک مریض نے ایک عجیب بات کہی کہ "مجھے واپس نہ کھینچو۔ اگلی دنیا بہت ہی انوکھی ہے"۔

ڈاکٹر ویدر ہیڈ ایک ماہر معالج ولیم ہنٹر کا حوالہ دیتے ہیں۔ جس نے اپنے بستر مرگ پر کہا تھا کہ "اگر مجھ میں قلم پکڑنے کی سکت ہوتی تو میں ضرور لکھتا کہ موت کس قدر سہل اور حسین ہے"۔

زیادہ عرصہ نہیں گذرا میں اپنی بیوی کے ساتھ یروشلم کے ایک مضافاتی قصبہ بیتھنی گیا تھا۔ ہم لزرس کے مقبرہ کے باہر کھڑے تھے اندازاً وہی جگہ تھی جہاں پر بیشتر صدیاں پیشتر حضرت یسوع نے اپنے غمزدہ شاگردوں سے کہا تھا

میرے لئے مشکل ہے کہ جذبات میں دبے بغیر اس یقین کامل کو تحریر کر سکوں جو میں نے وہاں محسوس کیا کیونکہ مجھے یقین تھا کہ وہ الفاظ صداقت پر مبنی تھے ــــ واضح رہے کہ مرجانے پر خدا کی طرف سے ابدی زندگی عطا ہوتی ہے۔ بائیبل موت کی بجائے ابدی زندگی پر یقین رکھنے کی تلقین کرتی ہے۔ موت تو محض دکھاوا ہے درحقیقت وہ ابدی زندگی کا آغاز ہے۔

درخواستہائے دعا

(۱) میرے تایا مولوی مہر الدین صاحب اور ان کی لڑکی خدیجہ بیگم (قیام پور ورکاں۔ گوجرانوالہ) عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین (محمد رفیق۔ گوجرانوالہ)

(۲) ویسٹ پاکستان میڈیکل سکول بہاولپور کے متعدد مخلص احمدی نوجوان سالانہ امتحان دے رہے ہیں احباب طلباء کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں (مبارک احمد۔ بہاولپور شہر)

ایک بہترین اور مقبول عام تبلیغی کتاب

(از مکرم جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم۔اے)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعویٰ کی تبلیغ کے متعلق اب تک جس قدر کتابیں لکھی گئی ہیں ان میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے کی لاجواب تصنیف "تبلیغ ھدایت" کو نمایاں اور خاص امتیازی پوزیشن حاصل ہے جس عمدگی، جس خوبی اور جس حسنِ ترتیب کے ساتھ حضرت اقدس کے دعویٰ مسیحیت، مہدویت اور نبوت کو اس کتاب میں بیان کیا گیا ہے وہ اپنی نظیر آپ ہے۔ اگر کوئی شخص نیک فطرت رکھتا ہو اور اس کے دل میں خدا تعالیٰ کی خشیت ہو اور پھر غور کے ساتھ اس کتاب کو پڑھے تو ناممکن ہے کہ اس کے قلب پر اثر نہ ہو۔ حضور پُرنور کے دعویٰ کے متعلق جس قدر اعتراضات و شبہات عموماً لوگوں کے دلوں میں پیدا ہوتے ہیں ان سب کا ازالہ ایسے روشن اور صاف دلائل کے ساتھ اس کتاب میں کیا گیا ہے کہ ہر دلیل دل میں بیٹھتی چلی جاتی ہے۔ پھر عبارت اس قدر آسان، سہل اور عام فہم ہے کہ معمولی لیاقت کا آدمی بھی بآسانی اس سے پورا فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ اپنی ان گوناگوں خوبیوں کی وجہ سے یہ کتاب اتنی مقبول ہوئی ہے کہ اب اس کا چھٹا ایڈیشن بھی بعد ترمیم و اضافہ کے سلسلہ کے دیرینہ خادم مہاشہ فضل حسین صاحب نے بڑے اہتمام کے ساتھ جلد کر کے شائع کیا ہے۔

احباب جماعت کو چاہیئے کہ وہ اس دُرِ بے بہا کی اشاعت میں پوری سرگرمی سے حصہ لیں اور اسے زیادہ سے زیادہ تعداد میں ذی علم اور روشن خیال مسلمانوں تک پہنچا کر عنداللہ و عندالناس ماجور ہوں۔

کاغذ، لکھائی چھپائی سبھی عمدہ۔ جلد مضبوط اور دیدہ زیب۔ حجم قریباً پونے چار سو صفحہ ہے۔ مگر عام اشاعت کی خاطر اس کی قیمت صرف اڑھائی روپے رکھی گئی ہے۔

ملنے کا پتہ:۔ احمدیہ کتابستان ربوہ

وکیل المال کی ڈاک

ممالک بیرون میں مساجد بنوانے کیلئے احباب جماعت کے غیر معمولی جوش اور اخلاص کا مظاہرہ

۱۔ مکرمی بختیار احمد خان صاحب پشاور سے اپنا اور اپنے مرحوم عزیزوں کی طرف سے چندہ مسجد جرمنی کے لئے وعدہ بقدر ۱۸۰۰/- روپیہ بھجوا کر تحریر فرماتے ہیں۔ "میں پراونشل ٹرانسپورٹ سروس میں کیشیر ہوں۔ ماہوار آمد ۱۳۷/۸ ہے۔ میری جائیداد وغیرہ نہیں ہے۔ اس وجہ سے موعودہ رقم مختلف اقساط کی صورت میں اللہ تعالیٰ کے فضل و رحم کے ساتھ اور توفیق سے ادا کرنے کی کوشش کروں گا۔"

۲۔ مکرم چوہدری عبدالحق صاحب ورک سیکرٹری تحریک جدید کراچی تحریر فرماتے ہیں:۔
"تا حال تقریباً ۹۰ ہزار روپے جماعت احمدیہ کراچی کی طرف سے تحریک جدید کی مد میں ادا ہو چکے ہیں دعا فرمائیں کہ اس ماہ کم از کم ۱۰ ہزار روپے اور وصول ہو جائیں تاکہ اس سال میں ادائیگی ایک لاکھ روپے ہو جائے۔"

۳۔ مکرمی محمد افضل صاحب اوجلوی۔ نیا دھرمپورہ لاہور سے تحریر فرماتے ہیں:۔
"شروع سال سے بیمار چلا آ رہا ہوں ۔۔۔۔۔ اب یہ حالت ہے کہ چارپائی پر ہی پیشاب پاخانہ کرتا ہوں۔ مجھے بالکل امید نہ تھی کہ میں تحریک جدید کا چندہ ادا کر سکوں گا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنا فضل کیا کہ جو کوئی میری تیمارداری کے لئے آتا کچھ نہ کچھ میری بیماری کو دیکھ کر مجھے دے جاتا۔ اس میں سے میں کچھ روپیہ خرچ کر لیتا اور کچھ پس پشت رکھ لیتا۔ اس وجہ سے میں نے چندہ تحریک جدید آج ادا کر دیا ہے۔ دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ مجھے شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے تاکہ آئندہ بھی اس تحریک میں شامل ہو سکوں۔"

قائم مقام وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ

وصیّت فارم کی تکمیل کیلئے ضروری ہدایات

وصیت فارم پر کرتے وقت بعض اوقات امور ذیل کو مدنظر نہیں رکھا جاتا۔ جس کی وجہ سے قانون رائج الوقت اور صدر انجمن احمدیہ پاکستان کے قواعد کے لحاظ سے ایسی وصیت نامکمل ہوتی ہے۔ اور قابل منظوری نہیں ہوتی اور خط و کتابت کے ذریعہ تکمیل کرانے اور منظوری حاصل کرنے میں تاخیر ہو جاتی ہے۔ اس لئے مندرجہ ذیل ہدایات یکجائی طور پر شائع کی جاتی ہیں تاکہ وصیت لکھتے یا لکھواتے وقت احباب ان کو پیش نظر رکھیں۔

(۱) پاکستان کے تمام علاقوں اور تمام بیرونی ممالک کی وصایا (سوائے بھارتی علاقوں کے) بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ لکھی جائیں۔ بعض احباب وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان لکھ دیتے ہیں۔ جو غلط ہے۔

۲۔ وصیت کی عبارت میں کٹے ہوئے یا مشکوک الفاظ پر وصیت لکھنے والے کے دستخط ہونے چاہئیں۔

۳۔ موصی کو وصیت پر اپنا مکمل پتہ درج کرنا چاہیئے۔ جس پتہ پر اُن سے خط و کتابت کی جا سکے۔ یعنی سکونت۔ ڈاکخانہ۔ تحصیل و ضلع اور قصباتی و شہری صورتوں میں نمبر مکان۔ نام یا نمبر گلی محلہ وغیرہ

۴۔ وصیت پر دو معروف احمدی مردوں کے صاف دستخط (معہ ولدیت اور صاف اور مکمل پتوں کے) بطور گواہ ہونا ضروری ہیں۔ تاکہ کوئی امر گواہوں سے دریافت طلب ہو تو آسانی سے خط و کتابت کی جا سکے۔

۵۔ مستورات بطور گواہ وصیت پر دستخط نہ کریں خواہ وصیت عورت کی ہو یا مرد کی تاکہ کسی پیچیدہ صورت میں ان کو شہادت کے لئے آنے جانے کی تکلیف نہ ہو

۶۔ مستورات کی وصایا میں یہ صراحت ہونی چاہیئے کہ موصیہ شادی شدہ ہے یا غیر شادی شدہ

۷۔ اگر موصیہ شادی شدہ ہے تو چونکہ اس کی وصیت کی بنیادی چیز اس کا مہر ہے اس لئے علاوہ دوسری جائیداد اور ماہوار یا سالانہ آمدنی کے اگر کوئی ہو، مہر کی رقم کا وصیت میں ذکر کرنا ضروری ہے۔ خواہ مہر وصول ہو چکا ہو۔ یا ناقابل وصول ہو

۸۔ اس امر کی بھی وصیت میں صراحت ہونی چاہیئے کہ موصیہ اپنا مہر وصول کر چکی ہے یا ہنوز خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے

۹۔ دونوں صورتوں میں وصیت پر خاوند کے دستخط بطور گواہ ہونا ضروری ہیں۔

۱۰۔ بیوہ اور غیر شادی شدہ مستورات کی وصایا پر حتی الامکان ان کے قریب ترین احمدی مرد رشتہ دار بطور گواہ دستخط کریں۔ اور موصیہ کے ساتھ اپنا رشتہ ظاہر کریں

۱۱۔ تصدیقی فارم کی تکمیل کے لئے امور ذیل کو مدنظر رکھا جائے۔

(ا) ہر دو مصدق معروف احمدی ہوں۔ اگر جماعت کے عہدہ دار ہوں۔ تو بہتر ہے اور وہ تصدیق کرتے ہوئے اپنا جماعتی عہدہ اپنے نام کے ساتھ لکھیں۔

(ب) اگر کسی جگہ لجنہ اماء اللہ قائم ہو تو مستورات کے تصدیقی فارموں پر لجنہ اماء اللہ کی کسی عہدہ دار کی تصدیق بھی ہونی چاہیئے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ ۱۱/۱۰/۵۸)

حصہ آمد کے موصی اصحاب کے حسابات

حصہ آمد کے جو موصی اصحاب فارم ہائے اصل بابت ۱۹۵۷-۵۸ء پر کر کے دفتر کو بھیج چکے ہیں۔ ان کی خدمت میں ان کو سالانہ حسابات بھیجے جا رہے ہیں۔ اگر کسی دوست نے آج سے دو ہفتہ پہلے فارم اصل آمد پر کر کے ارسال فرما دئے ہوں۔ لیکن انہیں ان کا حساب سالانہ اب تک نہ ملا ہو تو وہ مطلع فرما دیں۔ انشاء اللہ حساب بھجوا دیا جائے گا۔

مگر جن دوستوں نے ابھی تک فارم ہائے اصل آمد پُر نہ کئے ہوں وہ بہت جلد پر کر کے واپس فرمائیں۔ کیونکہ ان کے بغیر ان کے حساب سالانہ کی تکمیل و ترسیل ناممکن ہے اور اس امر کو بارہا مرتبہ اعلانات کے ذریعہ وضاحت سے بتا دیا گیا ہے۔ البتہ اگر کسی صاحب کو دفتر سے فارم ہائے اصل آمد نہ پہنچے ہوں۔ تو ان کی طرف سے اطلاع آنے پر ارسال کر دئے جائیں گے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

گنی کا وزیر اعظم ——— سیکوتوری

افریقہ کے عظیم شہنشاہوں کی آخری یادگار سیموری توری نے مسلسل سولہ سال تک فرانسیسیوں کو دریائے نائگر کے ملحق اپنی صحرائی ریاست سے نکال باہر کرنے کی کوشش کی۔ لیکن بالآخر اسے گرفتار کر کے جلاوطن کر دیا گیا۔ اس کے بیوی بچے منتشر ہوگئے اور اس کی قلمرو کو فرانسیسی مغربی افریقہ میں جذب کر لیا گیا۔

اس جنگجو شہنشاہ کی معزولی کے ساٹھ سال بعد جنرل ڈیگال کے مرتب کردہ آئین پر فرانس اور اس کی نوآبادیات میں ریفرنڈم شروع ہونے سے صرف چند روز قبل ایک شخص نے جنرل ڈیگال کو خبردار کر دیا تھا کہ میرے علاقے کے عوام غربت و افلاس کی زندگی بسر کر کے بھوکا مرجانا پسند کریں گے۔ لیکن وہ غلامی کی خوشحالی اور دولت ہرگز قبول نہیں کریں گے۔

یہ شخص فرانسیسی گنی (افریقہ) کا سیاہ فام وزیر اعظم سیکوتوری تھا جس نے اپنے ملک کو بالآخر فرانسیسی تسلط سے نجات دلادی۔ اس نیبر لیڈر کے بارے میں مشہور ہے کہ یہ آخری شہنشاہ سیموری توری کا پوتا ہے۔ ڈیگال کے آئین کو مسترد کر کے گویا وہ جوا کھیل رہے تھے کہ ایک دن وہ اپنی ایک عظیم افریقی مملکت تشکیل دے دیں گے۔

مسٹر سیکوتوری اپنی دو چیزوں کے لئے بہت مشہور ہیں۔ سفید کھلی ٹائی اور دل میں اتر جانے والی آواز وہ بہت عمدہ مقرر تصور کئے جاتے ہیں اور فرانسیسی گنی کے سیاہ و سفید کا مالک بن جانے کے باوجود ان کی عمر ۳۶ برس سے زائد نہیں ہے سیمابی مزاج کے مالک اس نوجوان شخص نے اپنے عوام کو مجبور کر دیا کہ وہ ریفرنڈم کے دوران فرانس کے خلاف اور آزادی کے حق میں ووٹ ڈالیں۔ انہوں نے اپنی سیاسی زندگی کا آغاز مزدور تحریکوں سے کیا اور بہت جلد سیاسی اقتدار کی معراج تک پہنچ گئے۔ ان کی شخصیت کا ایک نمایاں پہلو یہ بھی ہے کہ وہ خواتین میں بے حد مقبول ہیں اور یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ گنی کی ہر خاتون کا ووٹ ان کی جیب میں ہے۔ اس کی وجہ یہ بھی ہے کہ انہوں نے ہمیشہ عوامی مفادات کی پشت پناہی کی ہے۔ یعنی زیادہ سے زیادہ مدارس اور ہسپتالوں کا قیام عائلی فلاح کے لئے زیادہ سے زیادہ فنڈ اور جاگیرداروں کی جگہ منتخبہ نمائندے۔

مسٹر سیکوتوری جو مجمع میں ایک انتہائی ہنس مکھ اور پرکشش انسان نظر آتے ہیں وہ اپنی عام زندگی میں بہت اکھڑ اور بے باک ہیں۔ ان کا نعرہ ہمیشہ "دابست اقدام" رہا ہے۔ اور یہی غالباً ان کی کامیابی کا راز بھی ہے۔

مسٹر سیکوتوری گنی کی سیاسی پارٹی "افریقن ڈیموکریٹک ریلی" کے قائد ہیں انہوں نے ابتداء ہی گنی بار فرانسیسی قومی اسمبلی کی ستر نشستوں میں سے ساٹھ جیتی ہیں اور اس طرح مسٹر سیکوتوری فرانسیسی گنی کے ایک ایسے لیڈر کی حیثیت سے پیرس پہنچے جس کا کوئی مدمقابل نہ تھا۔

مزدور تحریکوں میں حصہ لینے سے پہلے سیکوتوری گنی کے محکمہ ڈاک میں ملازم تھے۔ انہوں نے اپنی نمایاں انتظامی صلاحیتوں کے بل پر جنرل کنفیڈریشن آف لیبر (گنی) میں اپنی جگہ بنالی۔ اس تنظیم پر کمیونسٹوں کا غلبہ تھا۔ دوسری جنگ عالمگیر کے فوراً بعد مسٹر سیکوتوری کنفیڈریشن کے صدر منتخب کر لئے گئے۔ تاہم اس یونین سے اس تمام تعلق کے باوجود مسٹر سیکوتوری نے کبھی خود کو کمیونسٹ پارٹی کے ساتھ کھل کر وابستہ نہیں کیا۔ سنہ ۱۹۴۵ء میں انہوں نے پراگ (چیکوسلواکیہ) کی اقتصادیات کی درسگاہ میں داخلہ لیا۔ اور اس کے بعد آہنی پردے کے پیچھے دوسرے ملکوں کے دورے کے سلسلے میں ماسکو اور وارسا بھی گئے۔

سنہ ۱۹۴۸ء اور ۱۹۵۶ء کے مابین توری گنی کے دس اعلے منصب پر فائز رہے خلافائی اسمبلی کے صدر کوناکری کے میئر فرانسیسی قومی اسمبلی کے ڈپٹی اور پیرنیڈریشن کے صدر۔

گنی کے رومن کیتھولک مشنری مسٹر توری کو کٹر مارکسی سمجھتے ہیں۔ لیکن توری یقیناً کمیونسٹ نہیں ہیں۔ اور سوویٹ روس کے لئے بھی وہ سودمند نہیں۔ لیکن دوسرے مارکسی تربیت یافتہ افریقی لیڈروں کی طرح ان کا بھی یہ خیال ہے کہ کسی کم ترقی یافتہ ملک کو ترقی کی راہ پر تیزی سے گامزن کرنے کے لئے قوم پرستی اور اشتمالیت (سوشلزم) کا ایک مکسچر ضروری ہے۔ توری نے اپنی جماعت افریقن ڈیموکریٹک ریلی (آر ڈی اے) کی ۲۸ شاخوں کو ایک سیاسی مشن کے سانچے میں ڈھالا۔ لیکن اپنے سیاسی میلانات سے وہ ایک ایسے پکے قوم پرست نظر آتے ہیں جسے بین الاقوامی کمیونزم کے ساتھ تعلق نوآبادیاتی نظام کی مخالفت میں پیش پیش کر دیا ہے۔

بالآخر توری نے بازی کھیلی اور جب اگست میں ڈیگال نے افریقہ کا دورہ کیا تاکہ فرانسیسی امداد کے وعدے کے ساتھ نوآبادیوں کو فرانسیسی "برادری" میں شمولیت کی دعوت دیں۔ یا امداد کے بغیر آزادی کی متبادل پیشکش کریں۔ تو توری نے کھلے طور پر جنرل سے کہہ دیا "ہم آزادی میں غربت کو محکومی میں دولت پر ترجیح دیتے ہیں۔" اس پر ڈیگال ناراض ہوگئے۔ اور توری کے ساتھ ڈنر کھانے سے انکار کر دیا۔

یوں مسٹر توری مزاج کے اعتبار سے مذہبی آدمی نہیں ہیں۔ لیکن سیاست کے کھیل نے انہیں اس امر کا عادی بنا دیا ہے۔ کہ وہ اپنے عوامی جلسوں کا آغاز دعا سے کرتے ہیں۔ مسٹر توری افریقہ کے ان پہلے سیاسی لیڈروں میں سے ایک ہیں۔ جنہوں نے مسلمان سرداروں کو ان کے روایتی غیر مذہبی اختیارات سے محروم کر دیا ہے

مسٹر توری کسی زمانے میں فرانس اور سمندر پار کے فرانسیسی مقبوضات کے عوام کے درمیان مصالحت کنندہ یا ثالث تصور کئے جاتے تھے۔ لیکن اب ان کے نظریات میں عظیم انقلاب برپا ہو چکا ہے اور وہ فرانس سے مکمل آزادی کے حق میں ہیں۔ یہ صرف ان کی شخصیت کا جادو تھا کہ گنی کے عوام نے جنرل ڈیگال کا آئین مسترد کر دیا۔ اور آزاد ہوگئے۔ حالانکہ ان کے پڑوس ہی میں آئیوری کوسٹ کے عوام نے ۹۹٫۹۹ فیصد آئین کے حق میں ووٹ دئے تھے۔

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

امریکہ چند ہفتوں کے اندر چاند پر ایک اور سیارہ پھینکے گا

پائنیر نمبر ایک جنوبی بحرالکاہل کی فضا میں جلکر تباہ ہوگیا

واشنگٹن۔ سرکاری حلقوں نے امکان ظاہر کیا ہے کہ امریکہ اگلے چند ہفتوں کے اندر اندر چاند کے گرد مصنوعی سیارہ پھینکنے کی ایک اور کوشش کرے گا ——— دریں اثناء وہ راکٹ جو ماہتابی سیارے کو لے کر اناسی ہزار میل کی بلندی تک پہنچا تھا۔ دوبارہ فضائے ارض میں داخل ہوکر جل بجھا ہے۔

امریکی فضائیہ کو کئی ماہ قبل چاند کے گرد مصنوعی سیارہ پھینکنے کی تین کوششیں کرنے کا اختیار دیا گیا تھا۔ چنانچہ سب سے پہلی کوشش بارہ اگست کو کی گئی۔ جو بالکل ناکام رہی۔ کیونکہ راکٹ زمین سے بلند ہونے کے ایک منٹ بعد ہی پھٹ کر تباہ ہوگیا۔

دوسری کوشش گذشتہ ہفتہ اتوار کی درمیانی شب کو کی گئی۔ اور اس بار راکٹ نے اناسی ہزار میل کا سفر طے کر لیا۔ لیکن اس عرصہ میں وہ اپنے مقررہ راستے سے ہٹ گیا تھا۔ اور اس کی رفتار بھی خاص سست ہو گئی تھی۔ چنانچہ وہ دوبارہ زمین کی طرف واپس آیا۔ اور جنوبی بحرالکاہل کے علاقے میں کسی جگہ زمین پر پہنچنے سے پہلے جل کر راکھ ہوگیا۔

مصنوعی سیارہ پھینکنے کی تیسری کوشش ان تجربات کی بناء پر کی جائے گی۔ جو اب تک حاصل ہوئے ہیں۔

سعیٔ ناکام

چاند تک مصنوعی سیارہ پھینکنے کی دوسری ناکام کوشش کے متعلق جو تفاصیل موصول ہوئی ہیں۔ ان سے پتہ چلا ہے کہ ماہتابی راکٹ (پائنیر نمبر ایک) اپیر کی صبح کو تقریباً ۹ بجے (گرینچ ٹائم) فضائے ارضی میں داخل ہوا۔ اور محکمہ دفاع کے بیان کے مطابق یہ فرض کر لیا گیا ہے کہ پائنیر جل کر راکھ ہوگیا ہے۔ یہ راکٹ چوبیس گھنٹے کی پرواز میں اپنی انتہائی بلندی یعنی اناسی ہزار ایک سو بیس میل تک پہنچا تھا۔ اس وقت شام کے چار بجکر بتیس منٹ (عنوار) ہوئے تھے۔ یہ فاصلہ زمین سے چاند کے کل فاصلے دو لاکھ بیس ہزار میل کا تقریباً ایک تہائی تھا مصنوعی سیارے کا وزن پچاسی پونڈ اور اسے لے جانے والے راکٹ کا وزن پچاس ٹن تھا۔ یہ راکٹ اٹھاسی فٹ لمبا تھا۔ اور سیارہ اس کے چوتھے سٹیج میں رکھا ہوا تھا۔

پائنیر کی پرواز کے آخری دو گھنٹوں کے دوران زمین کی جانب اس کی اترائی کی مقدار کو کم کرنے اور اسے زمین کے گرد مدار میں داخل کرنے کے لئے پائنیر کے چوتھے مرحلے کو داغنے کی متعدد کوششیں کی گئیں جو کامیاب نہیں ہوئیں۔

سائنسدانوں کا خیال ہے کہ ریڈیائی اشارات کے ذریعے چوتھے مرحلے کو داغنے میں ناکامی کی وجہ بالائی خلا کا کمتر درجہ حرارت تھا۔ انہوں نے بتایا کہ خنکی کی وجہ سے پائنیر کی بیٹری یا سرد ہوگئیں

"تاجر پانچ دن کے اندر اپنے سٹاک مکمل کر لیں"

کاروبار معمول پر نہ آیا تو مارشل لا کے سخت احکام نافذ ہوں گے

لاہور ۱۷ اکتوبر۔ لاہور سول ڈسٹرکٹ کے لئے مارشل لا کے ڈپٹی سب ایڈمنسٹریٹر نے تھوک بیوپاریوں اور دوسرے دوکانداروں کو انتباہ کیا ہے کہ اگر انہوں نے پانچ دن کے اندر اندر اپنے ذخائر مکمل نہ کر لئے۔ اور کاروبار کو معمول پر نہ لائے۔ تو مارشل لا کے تحت ایسے سخت قواعد نافذ کئے جائیں گے۔ جن کے مطابق انہیں شدید سزائیں ملیں گی۔

کل ایک سرکاری اعلان کے ذریعے تھوک بیوپاریوں سے کہا گیا ہے کہ وہ پرچون فروشوں کو ضروری اشیا ایسی قیمتوں پر مہیا کریں کہ جب پرچون فروش انہیں مقررشدہ قیمتوں پر فروخت کریں تو انہیں مناسب منافع بھی حاصل ہو۔

اس اعلان میں بتایا گیا ہے کہ حکام کو ایسی اطلاعات ملی ہیں کہ بعض تاجر اپنے مال جو چیزیں فروخت کرتے ہیں انہیں تولنے کے لئے صحیح باٹ استعمال نہیں کرتے اور بعض دوکاندار معمول کے بجائے دوسرے باٹوں سے تولتے ہیں۔ مثلاً بعض دوکاندار اون تولنے میں تولہ کی بجائے اونس کا باٹ استعمال کرتے ہیں۔ یہ غلط ہے اور جو شخص غلط باٹ تولتے ہوئے پکڑا گیا ہے مارشل لا کے احکام کے تحت سخت سزا دی جائے گی

سرکاری اطلاع میں واضح کیا گیا ہے کہ عام لوگوں کو اگر کسی چیز کے مقررشدہ بھاؤ کے بارے میں کوئی شبہ پیدا ہو تو وہ اشیائے ضرورت کے نرخوں کی سرکاری فہرست دیکھ لے۔ اس فہرست میں جو اشیا درج نہیں ان کی قیمتوں پر کنٹرول نہیں۔ لیکن تاجروں سے کہا گیا ہے کہ وہ ملک کے مفادات کو پیشِ نظر رکھیں اور اس کے مطابق اشیاء کے نرخ کم کر دیں۔

اس اعلان میں عوام کو مشورہ دیا گیا ہے کہ وہ شادی یا دوسری تقریبات کے لئے ایک ہفتے کی ضرورت سے زائد کی مقدار میں کنٹرول شدہ اشیا خریدنے کی اجازت حاصل کرنے کے لئے مارشل لا کے حکام کو نہ لکھیں بلکہ ڈسٹرکٹ فوڈ کنٹرولر سے رجوع کریں۔ جنہیں ایسی اجازت دینے کا اختیار دیا گیا ہے۔

آج اس اعلان کا اعادہ کیا گیا ہے کہ کھانے پینے کی اشیا اور گندم کا بیج لاہور کارپوریشن کی حدود سے باہر لے جانے کی ممانعت ہے۔ گندم کے بیج کے نقل و حمل کے لئے اجازت چوہدری نثار حسین ایکسٹرا اسسٹنٹ ڈائریکٹر محکمہ زراعت سے لی جا سکتی ہے۔ جن کا دفتر بیرک نمبر ۱۳ پرانی سنٹرل جیل لاہور میں واقع ہے۔ کھانے پینے کی چیزیں لاہور سے باہر لے جانی ہوں تو اس کے لئے اجازت دینے کا اختیار مسٹر پرزادہ ڈسٹرکٹ فوڈ کنٹرولر کو حاصل ہے۔ جن کا دفتر گرین سنڈیکیٹ میکلوڈ روڈ لاہور میں ہے۔ مٹی کا تیل۔ دوسرے تیلوں یا کھانے پینے کے سوا دوسری چیزوں کے لاہور کارپوریشن سے باہر لانے لے جانے پر کوئی پابندی نہیں ⁂

مغربی پاکستان میں پچاس گرفتاریاں

لاہور ۱۷ اکتوبر ایسوسی ایٹڈ پریس کو موثق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ مغربی پاکستان بھر میں پچاس اشخاص سماج دشمن اور تخریبی سرگرمیوں کے سلسلہ میں گرفتار کئے گئے ان میں لاہور کے حسب ذیل افراد شامل ہیں۔

فیروز دین منصور۔ حمید ہاشمی۔ رحمت اللہ اسلم محمد صابر۔ سبط حسن۔ محمد اسماعیل۔ سابق میجر محمد اسحٰق۔ محمد جان ڈار۔ ظفراللہ پوشنی۔ مرزا محمد ابراہیم۔ فضل الٰہی قربان۔ پروفیسر ظہور الٰہی لال خان۔ محمد لطیف۔ محمد جمیل۔ بدر دین۔ سماۃ اختری۔ غلام محمد۔ ظہور احمد۔ فیض احمد فیض ~~فرید~~ فریداللہ۔

مسٹر رنگون والا کے خلاف مقدمہ

کراچی ۱۷ اکتوبر کل کراچی کے مشہور تاجر مسٹر ایم۔ اے رنگون والا اور دوسرے تاجروں کے خلاف سپیشل پولیس نے بدعنوانی کے الزام میں مقدمہ درج کر لیا۔ ان کے خلاف الزام یہ ہے کہ انہوں نے چار کروڑ روپے کی لاگت سے پشتوں کی تعمیر کے سلسلے میں چار ایسے ٹنڈر منظور کر دئیے جو معیار کے مطابق تھے اور لاگت میں بھی کم تھے اور ان کے مقابلہ میں ایسا ٹنڈر منظور کیا جو معیار کے مطابق نہیں تھا ان پر چالیس ایسے کرین خریدنے کا بھی الزام ہے جو معیار کے مطابق نہیں تھے اور ان کی وجہ سے کراچی پورٹ ٹرسٹ کو بھاری نقصان اٹھانا پڑا۔

ملک بھر میں خان لیاقت علی خاں مرحوم کی ساتویں برسی اہتمام سے منائی گئی

بیگم ناہید سکندر مرزا نے لیاقت نیشنل ہسپتال کی رسم افتتاح ادا کی

کراچی ۱۷ اکتوبر۔ کل سارے پاکستان میں مرحوم خان لیاقت علی خاں کی ساتویں برسی منائی گئی اور اس موقع پر ملک میں عام چھٹی ہوئی۔ اور قومی پرچم سرنگوں رہے۔ کراچی میں صبح بہت سے لوگ جن میں صدر سکندر مرزا شامل تھے مرحوم کے مزار پر گئے اور فاتحہ پڑھی۔ مغربی اور مشرقی پاکستان کے ہر بڑے شہر میں صبح کو قرآن خوانی ہوئی۔ اس موقع پر ریڈیو پاکستان نے خاص پروگرام نشر کئے۔

کل ڈھاکہ ریڈیو سے گورنر مسٹر ذاکر حسین نے مرحوم کی زندگی اور کارناموں پر تقریر نشر کی۔ حکومت آزاد کشمیر کے صدر سردار محمد ابراہیم خان نے بھی مرحوم کو خراجِ عقیدت پیش کیا۔

کراچی کی اطلاع کے مطابق کل شام بیگم ناہید سکندر مرزا نے ڈالمیا سیمنٹ فیکٹری روڈ پر لیاقت نیشنل ہسپتال کے افتتاح کی رسم ادا کی۔ اس ہسپتال میں کام یکم نومبر سے شروع ہوگا اس پر ۲۸ لاکھ روپے کی رقم خرچ ہوئی ہے اور اس کا شمار ملک کے بہترین ہسپتالوں میں ہوگا۔ ابتدائی طور پر اس میں ایک سو بیس داخل مریضوں کے علاج کا انتظام ہوگا۔ اور ۲۵ بستروں کا سپیشل وارڈ ہوگا۔ بعد میں اس کی توسیع کی جائے گی۔ اور یہاں پانچ سو داخلی مریضوں کے لئے انتظام رکھا جائے گا۔ یہ ہسپتال ۵۰ ایکڑ رقبہ میں پھیلا ہوا ہے جس کے لئے زمین مرکزی حکومت نے مہیا کی ہے۔ ہسپتال کی تعمیر کے فنڈ میں بھی حکومت نے پندرہ لاکھ روپے دئیے ہیں۔

غلام محمد بیراج میں اراضی کا نیلام

کراچی ۱۷ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ غلام محمد بیراج کی ۲۵ ہزار ایکڑ زمین کو نیلام کے ذریعے فروخت کرنے کے انتظامات مکمل ہو گئے ہیں۔ اس زمین کو ۳۲۔ ۶۴۔ ۱۲۸۔ ۱۹۴ اور ۲۴۰ ایکڑ کی صورت میں تقسیم کیا جائے گا۔ اس نیلام میں ہر ایسے طبقے کو حصہ لینے کی اجازت ہوگی جو زراعت کو پیشہ بنانا چاہتے ہوں۔ اس زمین کی چوتھائی قیمت نیلام منظور ہونے پر پیشگی وصول کی جائے گی۔ اور باقی روپیہ دواہی ہزروں کے علاقے میں بیس برابر قسطوں میں وصول کیا جائے گا۔ جن لوگوں کے پاس ۲۴۰ ایکڑ تک زمین پہلے موجود ہوگی انہیں نیلام میں حصہ لینے کی اجازت نہیں ہوگی۔